نظرات

شاہی امام اور کشمیر

جامع مسجد شاہجہانی دلّی کے شاہی امام سید عبداللہ بخاری نے اپنے حالیہ دورۂ پاکستان میں، پاکستانیوں کو جتلادیا ہے کہ وہ ہندوستانی مسلمانوں کی فکر نہ کریں۔ اپنے مسائل حل کریں۔ ہندوستانی مسلمان خود اپنے مسائل حل کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کشمیر کے مسلمان خود کو سیکولر ہندوستان سے وابستہ کر چکے ہیں۔

نوائے وقت کو ۹ رمئی کو دئے گئے ایک انٹرویو میں شاہی امام نے تفصیلی طور پر ہندوستانی مسلمانوں کی حالت پر روشنی ڈالی۔ اور کہا کہ کس طرح ہندوستان میں مسلمانوں کے ساتھ امتیاز برتا جاتا ہے۔ اور ہندوستان کا سیکولرازم کاغذی ہے۔ عمل میں نہیں ہے۔

ہماری رائے میں سید عبداللہ بخاری ایک حق گو اور مخلص لیڈر ہیں۔ بات چیت میں ڈپلومیٹک زبان استعمال کرنے کے قائل نہیں ہیں۔ اور نہ لگی لپٹی رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جہاں ان کو پسند کرنے والوں کی تعداد بے شمار ہے۔ وہاں ان کے مخالف بھی کم نہیں ہیں۔ چونکہ اہل زمانہ آج کل صاف گوئی کے قائل نہیں ہیں۔ خاص طور پر سیاستدانوں کے دو رخ ہیں وہ جیسا موقعہ دیکھتے ہیں۔ ویسی ہی بات کر دیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو امام صاحب کی حق گوئی بالکل نہیں بھاتی۔ امام صاحب نے دو الگ الگ باتیں کہی ہیں۔ ایک تو یہ کہ کشمیری مسلمان خود کو سیکولر بھارت سے وابستہ کر چکے ہیں۔ اور دوسری یہ کہ بھارت کا سیکولرازم کاغذی ہے۔ اور یہ دونوں باتیں تاریخ وحقائق کی روشنی میں سچ ہیں۔ مرحوم کشمیری راہنما شیخ عبداللہ بڑے دوراندیش سیاستداں تھے۔ انہوں نے کشمیر کا الحاق بھارت کے ساتھ کیا۔ یقینی طور پر اس اقدام میں کشمیری مسلمانوں اور ہندوستانی مسلمانوں کا مستقبل ان کے پیش نظر تھا۔ ہندوستان کے صاف ستھرے

ذہن کے سیاستدانوں نے یہاں کے لئے جو سیاسی نظام پسند کیا۔ وہ سیکولرازم پر مبنی ہے آئینی جمہوری ہے۔ ہندوستان کا آئین دنیا کے چند منتخب دستوروں میں سے ایک ہے یہ سب باتیں اپنی جگہ درست ہیں۔ لیکن ان مخلص سیاستدانوں کا خواب ابھی شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکا یعنی ہندوستان صحیح معنٰی میں ابھی سیکولر نہیں بن سکا۔ جن سیاستدانوں نے اس ملک کے لئے سیکولرازم کو اختیار کیا تھا۔ ان میں ہندو مسلم سکھ عیسائی سب شامل تھے۔ مہاتما گاندھی، پنڈت جواہر لال نہرو، سردار پٹیل، مولانا ابوالکلام آزاد، رفیع احمد قدوائی، حسرت موہانی اور بابا امبیڈکران سیاستدانوں میں شامل تھے۔ ان کے خیال میں سیکولر جمہوریت کا نظام اس ملک کے کلچر اور تاریخ کے عین مطابق ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ سیکولر جمہوریت ہندوستان کی منزل ہے۔ راستہ نہیں۔ ابھی اس نظام کو پانا ہے۔ اس منزل تک پہونچنا ہے۔ یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ ابھی ہم اس منزل سے بہت دور ہیں۔ ملک کے قومی راہنماؤں نے جو خواب دیکھا تھا۔ وہ ابھی پورا نہیں ہوا۔ بلکہ ملک اس معاملہ میں پیچھے کی طرف گیا ہے۔ گذشتہ ۴۵ برس کی تاریخ گواہ ہے کہ سیکولرازم پر نیک نیتی کے ساتھ عمل کرنے کی کوشش نہیں کی گئی۔ زندگی کے تمام شعبوں میں مسلمانوں کے ساتھ امتیاز برتا گیا۔ فوج، پولیس اور سرکاری ملازمتوں میں انہیں برائے نام رکھا گیا۔ اسی طرح اردو زبان کو جو مسلم اکثریت کی زبان ہے۔ قدم قدم پر نظر انداز کیا گیا۔ اسے جمہوری اور آئینی حقوق سے محروم کیا گیا۔ اسی لئے سید عبداللہ بخاری نے اگر یہ کہا ہے کہ یہ سیکولرازم کاغذی ہے تو غلط نہیں کہا۔ امام صاحب تو اس حدیث پر عمل کرتے ہیں۔

"افضل الجہاد اعلاء کلمۃ الحق عند سلطان جائر"

ترجمہ: سب سے افضل جہاد ظالم سلطان کے سامنے حق بات کہنا ہے۔

پیشہ ور سیاستدانوں کو شاہی امام کی حق گوئی بری لگے گی۔ لیکن تمام دوراندیش سیاستداں ان کی حق گوئی کو دلسوزی کی نگاہ سے دیکھیں گے۔ حکومت کو چاہئے کہ وہ اس تعمیری تنقید سے فائدہ اٹھائے اور اس حقیقی جمہوریت و سیکولرازم کو عمل میں لانے کی کوشش کرے۔ جس کا خواب ہمارے قومی لیڈروں نے دیکھا تھا۔